یکساں قومی نصاب ۲۰۲۰ء کے تحت تحریر کردہ اردو کی نصابی کتب اور زبان شناسی کے مسائل

URDU TEXTBOOKS WRITTEN UNDER SNC AND LINGUISTIC PROBLEMS

شیما سعدیہ، اسکالر پی۔ ایچ۔ ڈی، شعبہ اردو، نیشنل یونی ورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز، اسلام آباد

Sheema Saadia, Scholar Ph.D. Department of Urdu, NUML,

Islamabad.

پروفیسر ڈاکٹر فوزیہ اسلم، پروفیسر، شعبہ اُردو، نیشنل یونی ورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز، اسلام آباد

Dr. Fouzia Aslam, Professor, Department of Urdu, NUML,

Islamabad.

ABSTRACT

Man and language are inevitably linked to each other. Man is a social animal whereas language is the outcome of social needs. Every language has a basic structure, with the assistance of which it makes its way to the road of development. Apart from the stages of origin and development of the language, if we take a bird's eye view of its journey in 21st century we get to know that Urdu has been facing many linguistic problems. Linguist have varying opinions regarding the rules and terms of the language which is one of the reasons of lack of having language-related knowledge. Moreover, teachers being ignorant of fundamentals of language and language accuracy in textbooks create puzzlement in the young minds. Textbooks play a pivotal part in becoming proficient in language. So, it is mandatory to have perfectly design and accurate textbooks. Single National Curriculum 2020 for Urdu emphasizes on having textbooks free of misinterpretations and errors. The following article draws attention towards various linguistic problems in Urdu Textbooks that need rectification.

KEYWORDS: linguistic problems, Urdu language, National

کلیدی الفاظ: قومی نصاب، نصابی کتب، زبان شناسی، اردو زبان

زبان انسانی جذبات، احساسات اور خیالات کی ترسیل کا ذریعہ ہے۔ زبان کتنی قدیم ہے اور یہ کب ایجاد ہوئی؟ اس کا تعلق انسان کی قدامت کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ زبان،

انسان کے ساتھ ہی وجود میں آگئی تھی۔ انسانوں نے پہلے پہل اپنی ضروریات کے تحت اپنامافی الضمیر دوسرے انسانوں تک پہنچانے کے لیے اشاروں اور مختلف آوازوں سے کام لیا۔ بعد ازاں ان آوازوں کو مختلف نقوش اور خطوط کی مدد سے علامتی شکل دے کر حروف اور بامعنی لفظوں میں ڈھال لیا گیا۔ لفظوں سے فقرے اور فقروں سے عبارت وجود میں آئی اور انسان نے زبان کی صورت تبادلہء خیال کا راستہ نکالا۔ زبان کا وجود سماجی اور معاشرتی ضروریات کا مرہون منت ہے، چناں چہ سماجی زندگی کے ارتقا کی بدولت زبان ترقی کی منازل طے کرتی آئی ہے۔ زبان میں ہونے والی صورت و معنی کی تبدیلیاں بھی سماجی اور معاشرتی تغیرات سے ہم آہنگ ہیں۔ ہر زبان کا ایک بنیادی ڈھانچا ہوتا ہے جس کی مدد سے زبان کے بنیادی اصول وضوابط وضع کیے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر آفتاب احمد ثاقب کا کہنا ہے: ”یہ اصول وضوابط ہی ہیں جو کسی زبان کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔(۱)“

دوسری زبانوں کی طرح اردو زبان بھی اپنا مخصوص ارتقائی پس منظر اور بنیادی ڈھانچا رکھتی ہے جو تقریر اور تحریر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تقریری صورت میں ان اصول وضوابط کی عدم پابندی سے صرفِ نظر کیا جاسکتا ہے مگر تحریری صورت میں ان اصول وضوابط کی پابندی لازم ہے۔ چناں چہ ضروری ہے کہ لکھنے والا صحت زبان سے پوری طرح آگاہ ہو تاکہ قاری تک زبان اپنی درست حالت میں پہنچے۔ اس حوالے سے محمد یعقوب آسی کا کہنا ہے کہ

> ”اپنے کہے لکھے کو ادب کا درجہ دلوانا ہے تو آپ کو زبان و بیان، روزمرہ، محاورہ، تشبیہ واستعارہ اور مراعات وعلامات سے بھی کام لینا پڑے گا اور اس سے بھی پہلے املا، تلفظ، معانی کی درستی کو ملحوظ رکھنا ہو گا۔ نصابیات کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ آپ کی زبان صدیوں کا سفر کر کے آج جہاں پہنچی ہے، اس میں نصابیات کا کردار بہت اہم رہاہے۔ لسانیاتی قواعد وضوابط کی پابندی ایک ادیب نہیں کرے گا تو کون کرے گا(۲) “!

بچے کی آموزش کا عمل ماں کی گود سے شروع ہوتا ہے پھر وہ تعلیمی میدان میں قدم رکھتا ہے اور مکتب میں اساتذہ اور نصابی کتب، اسے زبان سکھانے میں اہم اور فعال کردار ادا کرتی ہیں۔ بچے کے لیے اساتذہ ایسی مقدس ہستیاں ہیں جن کا کہا حرف آخر اور کتب ایسے

آلات ہیں جن میں موجود ہر لفظ، ہر جملہ اور ہر بات درست مانی جاتی ہے۔ طلبہ کا اعتماد اور بھرم قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ کرام زبان کا درست علم رکھتے ہوں۔ زبان کی بناوٹ، ساخت، اصول و ضوابط، قواعد، صحت املا اور تلفظ وغیرہ میں مہارت رکھتے ہوں۔ نیز نصابی کتب ہر طرح کی اغلاط سے پاک ہوں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ نصابی کتب کی تیاری میں زبان شناسی کے حوالے سے غفلت برتی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے درسی کتب میں بے شمار ایسی اغلاط موجود ہوتی ہیں جو اس کے مستند ہونے پر سوال اٹھاتی ہیں۔ جملوں کی ساخت، اعراب اور تلفظ کے مسائل اور املا کے مروجہ اصولوں کی پابندی نہ کرنا وہ بنیادی مسائل ہیں جن کی وجہ سے طلبہ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس بارے میں رشید حسن خان اپنی کتاب 'اردو کیسے لکھیں' میں رقم طراز ہیں:

> "کتاب میں جو لفظ جس طرح لکھا ہوا ہے، طالب علم اس لفظ کو اسی طرح لکھنا سیکھے گا۔ یا پھر یہ ہو گا کہ استاد تختہء سیاہ پر یا کاپی پر (اصلاح کے ذیل میں) جس طرح لکھے گا، شاگرد اس لفظ کا وہی املا سیکھے گا اور اسی کو صحیح سمجھے گا۔ اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہوا کہ نصابی کتابوں میں ہر لفظ کا املا بالکل صحیح چھپا ہونا چاہیے۔(۳)"

یکساں قومی نصاب برائے اردو ۲۰۲۰ء میں گو صحت زبان کو مدِ نظر رکھا گیا ہے مگر اس کے باوجود نئی درسی کتب میں کہیں کہیں ایسی اغلاط اور ابہام موجود ہیں جن پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ زبان شناسی کے مسائل کا جائزہ لینے کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو ۲۰۲۰ء کے تحت تحریر کردہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی جماعت پنجم، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کی جماعت چہارم اور جماعت پنجم جب کہ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس (گلدستہ اردو) کی جماعت سوم اور جماعت پنجم کی کتب کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جملوں کی ساخت، املا، رموزِ اوقاف اور قواعد کے حوالے سے جن کتب کو زیرِ مطالعہ لایا گیا ہے ان میں " اُردو املا" اور "اردو کیسے لکھیں" رشید حسن خان، "اردو قواعد و املا کے بنیادی اُصول (خصوصی مطالعہ)" ڈاکٹر محمد آفتاب احمد ثاقب، "اردو املا اور اس کی اصلاح"، ڈاکٹر ابو محمد سحر اور عصمت جاوید کی کتاب " نئی لسانی قواعد" وغیرہ شامل ہیں۔

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور نیشنل بک فاؤنڈیشن اور اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس (گلدستہ اردو کا) کی منتخب کردہ کتب کے مطالعے کے دوران میں سامنے آنے والے زبان شناسی کے چیدہ چیدہ مسائل درج ذیل ہیں۔

۱۔ جملوں کی ساخت اور بناوٹ کے مسائل

۲۔ املا کے مسائل

۳۔ رموزِ اوقاف کا استعمال

۴۔ تلفظ / اعراب کا استعمال

۵۔ حرفِ اضافت کا استعمال

۶۔ متفرق مسائل

۱۔ جملوں کی ساخت اور بناوٹ کے مسائل

ہر زبان کا اپنا بنیادی ڈھانچہ ہوتا ہے جسے مدِ نظر رکھتے ہوئے جملے کی تشکیل کی جاتی ہے۔ اگر جملوں کی تشکیل میں اصول وضوابط کا خیال نہ رکھا جائے تو جملے کی ساخت اور بناوٹ میں کمی رہ جاتی ہے اور بعض اوقات جملہ، طالب علم پر پوری طرح واضح نہیں ہو پاتا۔ ذیل میں اوکسفرڈ پریس، نیشنل بک فاؤنڈیشن اور پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور کی منتخب کردہ کتب میں موجود ایسے جملوں کی نشان دہی کی گئی ہے جن کی ساخت اور بناوٹ میں مسئلہ ہے۔

۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۱۷ رمضان المبارک میں وفات پائی۔ (۴)

اگر جملے میں صرف مہینے کا ذکر ہوتا تو ’ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رمضان المبارک میں وفات پائی۔‘ جملہ درست ہوتا مگر مہینے ساتھ ساتھ تاریخ بھی درج ہے اس لیے ’ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۱۷؍ رمضان المبارک کو وفات پائی۔‘ درست جملہ ہو گا۔

۔ بچوں کو ان عادات کی اہمیت اور اچھے معاشرے کے قیام کے لیے ان عادات اپنانے کی ضرورت کے بارے میں آگاہ کریں۔ (۵)

جملہ غیر واضح اور مبہم ہے۔ درست جملہ یوں ہو گا کہ بچوں کو ان عادات کی اہمیت اور اچھے معاشرے کے قیام کے لیے ان عادات کو اپنانے کی ضرورت کے بارے میں آگاہ کریں۔

۔ اپنے عہد کی پاس داری کرنے پر کیسے اس شخص کے لیے نے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیے۔ (۶)

درست جملہ: اپنے عہد کی پاس داری کرنے پر کیسے اس شخص کے لیے اللہ نے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیے۔

۔دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انھیں شکستِ فاش دی۔(۷)

دشمن کی وجہ سے 'انھیں' کی جگہ 'اسے' استعمال ہو گا۔ دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسے شکستِ فاش دی۔

۔پاکستان کی خاطر لوگوں نے قربانیاں بھی تو بہت پیش کی تھیں۔ (۸)

'بہت' کا استعمال 'قربانیاں' سے پہلے ہو گا۔ پاکستان کی خاطر لوگوں نے بہت قربانیاں بھی تو پیش کی تھیں۔

۔جملوں کو زمانہ، ماضی، حال اور مستقبل کے لحاظ سے تبدیل کر کے بیان کر لکھ سکیں۔ (۹)

جملے کے آخر میں 'بیان کر لکھ سکیں' غلط ہے۔ درست جملہ یوں ہو گا کہ جملوں کو زمانہ، ماضی، حال اور مستقبل کے لحاظ سے تبدیل کر کے لکھ سکیں یا بیان کر سکیں۔

۔ ہمیں گھر کا کُوڑا کرکٹ گلی میں یا باہر کھلی جگہ پر پھینکنے کی بجائے کوڑے دان میں ڈالنا چاہیے۔ (۱۰)

' بجائے' کے ساتھ 'کی' استعمال نہیں ہوتا بلکہ 'کے' استعمال کیا جاتا ہے۔ جملہ ہوں ہو گا کہ ہمیں گھر کا کُوڑا کرکٹ گلی میں یا باہر کھلی جگہ پر پھینکنے کے بجائے کوڑے دان میں ڈالنا چاہیے۔

۔پیشے سے مراد ایسا فن یا ہنر ہے جس کو حاصل کر کے انسان اپنا روزگار زندگی یعنی زندگی گزارنے کے لیے روزی حاصل کرتے ہیں۔ (۱۱)

درست جملہ یوں ہو گا کہ پیشے سے مراد ایسا فن یا ہنر ہے جسے حاصل کر کے (یا اپنا کر) انسان اپنا روزگارِ زندگی یعنی زندگی گزارنے کے لیے روزی حاصل کرتا ہے۔

۔اس کی ضرورتیں بہت تھوڑی سی تھی۔(۱۲)

اس کی ضرورتیں بہت تھوڑی سی تھیں۔ ضرورتیں کی مناسبت سے جمع فعل استعمال ہو گا۔

۔بات بات ضرور یاد رکھنے کی ہے۔ یہ ہمارے گھر جو کام کرنے لوگ آتے ہیں۔ (۱۳)

جملے میں لفظ بات کی تکرار ہے۔ نیز اس کے بعد والا جملہ بھی، جملے کی ڈھانچے سے روگردانی کر رہا ہے۔ جملہ یوں ہو گا کہ یہ بات ضرور یاد رکھنے کی ہے۔ یہ لوگ جو ہمارے گھر کام کرنے آتے ہیں۔

۔یہاں تک کے میرے جوتے خون سے بھر گئے۔(۱۴)

'کے' حرفِ اضافت' ہے جو اسم کا اسم کے ساتھ تعلق جوڑتا ہے۔ اس جملے میں 'کے' کے بجائے حرف بیان 'کہ' کا استعمال ہو گا۔ یہاں تک کہ میرے جوتے خون سے بھر گئے۔

۲۔ املا کے مسائل

وقت کے ساتھ ساتھ جہاں سماج اور معاشرتی رجحان تغیر پذیری کی زد میں آتا ہے وہیں بول چال اور لکھنے کی زبان بھی تبدیلیوں سے گزرتی ہے۔ سو ڈیڑھ سو سال پہلے بولی اور لکھی جانے والی زبان اور موجود دور کی تحریری اور تقریری زبان میں کافی فرق ہے۔ اسی دوران میں زبان کے حوالے سے مختلف مباحث وجود میں آئے ان میں سے ایک اہم بحث یہ تھی کہ کسی لفظ کو لکھنے کا درست طریقہ کون سا ہے؟ ماہرین لسانیات نے اس حوالے سے کافی مباحث میں حصہ لیا مگر اس مسئلے کو اتنی سنجیدگی سے نہیں لیا گیا جتنی سنجیدگی کا یہ متقاضی تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہر لفظ کے دو، تین یا اس سے بھی زائد املا رائج ہو گئے اور طلبہ کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ کسی لفظ کا درست املا کون سا ہے۔ اس مسئلے سے نکلنے کے لیے ضروری ہے کہ ماہرین نصاب اور لسانیات متفقہ طور پر ایک لفظ کے ایک ہی درست املا کو رواج دینے کے لیے عملی اقدامات کریں۔ اس سلسلے میں رشید حسن خان کا کہنا ہے کہ

> "اگر ہم چاہتے ہیں کہ طالبِ علم صحیح املا سیکھے، تو یہ لازم ہو گا کہ ساری نصابی کتابوں میں، ایک لفظ کا ایک ہی املا ہو جس کو قطعی طور پر صحیح املا کہا جا سکے۔ (۱۵)"

منتخب کتب کے مطالعے کے دوران املا کے حوالے سے پیش آنے والے مسائل کچھ اس نوعیت کے ہیں:

الفاظ معانی کی ذیل میں لفظ 'لطف' کے معنی یوں تحریر ہیں۔

۔لطف: مزہ (۱۶) ، لطف: مزا پنجاب (۱۷)

نئی املا کے مطابق 'مزا' میں 'ہ' کی جگہ 'الف' لکھا جاتا ہے۔ یعنی درست املا 'مزا' ہے مگر نصابی کتب میں اس حوالے سے تضاد ملتا ہے۔

۔کمرہ جماعت میں اس کی نمائش کریں۔ (۱۸)

ہندی، ترکی اور یورپی زبان کے الفاظ جن کے آخر میں ہوئے مختفی آتا ہے، انھیں الف سے لکھا جاتا ہے اس لیے کمرہ کا درست املا 'کمرا' ہے۔ کمرہ جماعت کی ترکیب غلط ہے اس کے بجائے جملے کی مناسبت سے ' جماعت کے کمرے' ہو گا۔ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

اور نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی کتب میں کمرا، 'ہ' کے ساتھ جب کہ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی کتب میں کمرا 'الف' کے ساتھ تحریر ہے۔

۔زکوۃ (۱۹)　　　جب کہ درست املا زکوٰۃ ہے۔

نصابی کتب کے صفحہ نمبر ۲۷ پر الفاظ معانی درج ہیں۔

۔چراگہ: جانوروں کے چرنے کی جگہ، چراگاہ (۲۰)

جب کہ اسی سبق کی مشق میں ایک سرگرمی کچھ یوں ہے۔

۔ نظم میں بیان کیا گیا چراگاہ کا منظر اپنے الفاظ میں لکھیں۔ (۲۱)

اب لفظ 'چراگاہ' اور 'چراگہ' کی صورت میں ایک ہی لفظ کے دو املا سامنے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور بات غور طلب ہے کہ دیے گئے معنی میں سکتے کی علامت دو معنی کے درمیان انھیں الگ الگ کرنے کے لیے استعمال کی گئی ہے۔ ایک معانی 'جانوروں کے چرنے کی جگہ' ہے جب کہ دوسرا معنی 'چراگاہ' دیا گیا ہے جو کہ اصل میں چراگہ کا دوسرا املا ہے۔ اب طلبہ ناسمجھی کی بنا پر اس لفظ کو چراگہ کے معنی کی ذیل میں تحریر کر سکتے ہیں۔

مرکب الفاظ کو الگ الگ تحریر کرنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں کتب میں نمایاں تبدیلی بھی دیکھنے کو ملی ہے اور مرکب الفاظ الگ الگ تحریر کیے جا رہے ہیں۔ الفاظ کو جوڑ کر لکھنے اور توڑ کر لکھنے کے معاملے میں بھی املا میں یکسانیت نظر نہیں آتی۔ کہیں لفظ جوڑ کر لکھا گیا ہے اور کسی جگہ وہی لفظ توڑ کر لکھا گیا ہے۔ مثلاً

۔ کسی بھی معاملے میں ایمانداری سے کام لینا۔ (۲۲)

جب کہ اسی سبق کی مشق میں جملوں کی ذیل میں دیے گئے الفاظ میں 'ایمان داری' تحریر ہے۔ اسی طرح پنجاب کریکولم اور ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور اور نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتب میں لفظ 'گفت گو' تحریر ہے جب کہ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی کتب میں لفظ 'گفت گو' جوڑ کر تحریر کیا گیا ہے۔ جیسے

۔روزمرہ گفتگو سن کر زبان کے صحیح یا غلط ہونے میں امتیاز کر سکیں۔(۲۳)

۔ علی یہ کہہ کر اپنے دوستوں سے اور دادا جان اور ابا جان اپنے دوستوں اور عزیزوں سے عید ملنے لگے۔ (۲۴)

کہنا سے 'کہ' بنتا ہے۔ اس میں ایک 'ہ' لکھا جاتا ہے۔ کہہ کا درست اور متفقہ املا 'کہ' ہے۔ سو جملہ کچھ یوں ہو گا۔ علی یہ کہ کر اپنے دوستوں سے اور دادا جان اور ابا جان اپنے دوستوں اور عزیزوں سے عید ملنے لگے۔

۔کتاب کا اٹھارھواں صفحہ پھٹ گیا۔ (۲۵)

اٹھارھواں کا درست املا 'اٹھارواں' ہے۔ سو درست جملہ ہے کہ کتاب کا اٹھارواں صفحہ پھٹ گیا۔

رشید حسن خان کا 'اٹھارہ' کے بارے میں کہنا ہے کہ

> "اٹھارہ عام طور پر ترتیبی صورت میں ھ کے بغیر ہی بولا اور لکھا جاتا ہے۔ قاعدے سے تو اس کو بھی 'بارھواں' کی طرح 'اٹھارھواں' ہونا چاہیے مگر تلفظ میں ہائے مخلوط ساتھ نہیں دیتی، اور یہ استثنا ہے۔(۲۶) "

اس لیے ترتیبی اعداد میں اٹھارہ سے اٹھارواں اور اٹھارویں بنے گا۔

۔اچھی باتیں پھیلانی چاہئیں۔ (۲۷)

اچھی باتیں پھیلانی چاہییں۔ درست املا 'چاہییں' ہے۔

۔بلی گزشتہ روز سے غائب ہے۔ (۲۸)

بلی گذشتہ روز سے غائب ہے۔ درست املا 'گذشتہ' ہے۔ ۲۰۲۰ء کے نصاب کی ذیل میں پیش کردہ املا کی سفارشات میں بھی اسی املا پر اتفاق کیا گیا ہے۔ گذاردن، گذشتن اور گذاشتن سے بننے والے الفاظ میں 'ذال' لکھا جاتا ہے۔

۳۔رموزِ اوقاف کا استعمال

عبارت میں رموزِ اوقاف کا درست استعمال تحریر کا حسن بڑھاتا ہے اور طلبہ آسانی سے عبارت سمجھ لیتے ہیں۔ منتخب کردہ کتب میں رموزِ اوقاف کے استعمال کے حوالے سے کچھ مسائل ہیں

۔

نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت پنجم اور جماعت چہارم کی کتاب میں ہر سبق سے حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔ حاصلات تعلیم کی وضاحت کے لیے جو جملہ استعمال کیا گیا ہے وہ کچھ یوں ہے کہ

۔اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ(۲۹) :

اس کے بعد اگلی سطر سے حاصلات تعلم شروع ہوتے ہیں۔ 'کہ' حرف بیان ہے۔ اس کے بعد جملے کے پہلے حصے کی وضاحت کی جاتی ہے 'کہ' اور علامت رابطہ (:) ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے جب جملے میں 'کہ' کا استعمال کیا جائے گا تو 'کہ ' کے بعد رابطے کی علامت نہیں لگائی جائے گی۔ دونوں کتب میں ہر سبق کے حاصلات تعلم میں 'کہ' کے بعد علامت رابطہ (:) لگائی گئی ہے۔

۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تازہ ہوا، صاف پانی، اچھی خوراک کے علاوہ پیڑ، پودوں اور پُرسکون فضا جیسی نعمتوں سے نوازا ہے۔

صاف پانی کے بعد سکتہ کے بجائے 'اور' کا استعمال ہو گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تازہ ہوا، صاف پانی اور اچھی خوراک کے علاوہ پیڑ، پودوں اور پُرسکون فضا جیسی نعمتوں سے نوازا ہے۔

۔ ہمارے لیے رنگ، نسل، زبان کی بنیاد پر کوئی زیادہ اہم یا غیر اہم نہیں ہے، ہم سب پاکستانی ہیں۔

دیے گئے جملے میں زبان سے پہلے سکتہ کی علامت کے بجائے 'اور' کا استعمال ہو گا۔ جملہ یوں ہو گا کہ ہمارے لیے رنگ، نسل اور زبان کی بنیاد پر کوئی زیادہ اہم یا غیر اہم نہیں ہے، ہم سب پاکستانی ہیں۔

۔ اے پاک سر زمین تو ہمارے بزرگوں کے شان دار عزم اور ان کے پکے ارادے کی نشانی ہے۔ (۳۲)

اے پاک سر زمین کے بعد ندائیہ کی علامت آئے گی۔ اے پاک سر زمین !

تاریخ کے عدد لکھنے کے بعد اور مہینا لکھنے سے پہلے " / " کی علامت استعمال کی جاتی ہے۔ جب کہ کتاب میں ایسا نہیں ہے۔ ص ۲۰ پر ہی تحریر کردہ ایک نمونے کے خط میں تاریخ '/' کی علامت کے بغیر درج ہے۔

۱۸مارچ۲۰۲۱ء(۳۳) تحریر ہے۔(۳۳)

جب کہ اسی کتاب میں صفحہ نمبر ۶۴ پر تاریخ علامت کے ساتھ درج کی گئی ہے۔

۔۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشے پر پاکستان کے نام سے ایک نیا ملک وجود میں آیا۔(۳۴)

اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت سوم کی کتاب میں تاریخ بغیر علامت کے درج ہے۔

۔وہ۹نومبر۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ (۳۵)

۔روز مرہ زندگی میں بجلی، پانی، گیس کے بلوں کے مندرجات پڑھ سکیں۔ (۳۶)

پانی کے بعد علامت سکتہ کی جگہ اور آئے گا۔ یعنی روز مرہ زندگی میں بجلی، پانی اور گیس کے بلوں کے مندرجات پڑھ سکیں۔

۔وہ سارا دن درختوں کے پتے چباتا، گھومتا پھرتا تھا۔(۳۷)

جملے میں چباتا کے بعد اور آئے گا۔ علامت سکتہ کا استعمال نامناسب ہے۔

۔ہوا، پانی، زمین، نباتات، وغیرہ ہمارے ماحول کا حصہ ہیں۔ (۳۸)

زمین کے بعد اور نباتات سے پہلے 'اور' آئے گا نیز نباتات کے بعد سکتہ کی علامت نہیں آئے گی۔

۔خوب گھومے پھرے، کوئلوں پر بھُنے ہوئے دُنبے کے گوشت کا مزا بھی لیا۔(۳۹)

خوب گھومے پھرے پر جملہ مکمل ہو رہا ہے اس لیے ختمہ (۔) کی علامت آئے گی۔

۔نظم کو تلفظ، آہنگ، لے، روانی کے ساتھ پڑھ سکیں۔(۴۰)

لے کے بعد اور روانی سے پہلے علامتِ سکتہ کی جگہ 'اور' آئے گا۔

۴۔ تلفظ / اعراب کا استعمال

الفاظ کی درست ادائی کے لیے ضروری ہے کہ ایسے الفاظ جن کے بولنے میں طلبہ کو پریشانی کا سامنا ہو یا پھر اندیشہ ہو کہ طلبہ یہ لفظ غلط بول سکتے ہیں۔ نصابی کتب میں ان الفاظ پر اعراب کا استعمال ضرور کیا جانا چاہیے۔ نیز اس امر کو بھی مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے کہ نصابی کتب میں یکساں املا کی طرح اعراب کی یکسانیت کا بھی خیال رکھا جائے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن جماعت پنجم کی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۴ پر مُشَقّتُ تلفظ ہے، میں م پر پیش کی علامت لگائی گئی ہے جب کہ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور جماعت پنجم کی کتاب میں تلفظ مَشَقَّتْ ہے۔ لفظ مشقت کی م پر زبر کی علامت لگائی گئی ہے۔ اسی طرح پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور کی کتاب میں صفحہ نمبر ۴۰ پر تلفظ شَعُوُر ہے جب کہ فرہنگ تلفظ مرتبہ شان الحق حقی میں تلفظ شُعُوُر ہے۔ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت پنجم کی کتاب میں صفحہ نمبر ۱۲۲ پر لفظ پہلو پر اعراب کچھ یوں لگائے گئے ہیں۔ پہلو، پ کے نیچے زیر ہے، جب کہ فرہنگ تلفظ مرتبہ شان الحق حقی میں تلفظ پ پر زبر (پَہلو) ہے۔ اسی طرح اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت سوم کی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۴۴ پر لفظ 'منزَل' تحریر ہے۔ اعراب کی مد میں صرف اس کی م پر زبر موجود ہے۔ باقی لفظ پر کسی بھی قسم کے اعراب موجود نہیں ہیں۔ حالاں کہ درست تلفظ کے لیے ضروری تھا کہ 'ز' پر اعراب لگے ہوں۔

نصابی کتب کی پڑھائی کے دوران بہت سے الفاظ پر اعراب کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً خادم، صدر، اخلاق، جشن، فخر، احترام، منظم، مبلغ، تصور، سند، اعتراض، اعتراف، حلف اور معلم وغیرہ۔ ان کے علاوہ بھی نصابی کتب میں بہت سے ایسے الفاظ موجود ہیں جن کے تلفظ کی ادائی میں طلبہ کو مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، چنانچہ ضروری ہے کہ ایسے تمام الفاظ پر درست اعراب درج کیے جائیں۔

۵۔ حرفِ اضافت کا استعمال

حرفِ اضافت اردو زبان میں زیر کی شکل میں موجود ہے۔ اردو تحریروں میں اس کا استعمال عام ہے۔ منتخب کتب میں ہمیں اس کے استعمال میں بھی کئی طرح کے مسائل درپیش ہیں۔ کبھی کسی ترکیب یا مرکب میں اس کا اضافی استعمال کیا جاتا ہے اور کہیں اس کے استعمال کو فراموش کر دیا جاتا ہے۔ مرکب الفاظ میں اضافت کا، کی اور کے کے معنی دیتی ہے۔ اسی طرح جن تراکیب میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتا ہے ان میں بھی زیر کا استعمال کیا جاتا ہے مگر اس صورت میں یہ کا، کی کے کے معنی نہیں دیتا۔

۔ بعد ازاں گروہی انداز میں اپنے گروہ کی طرف سے اظہار خیال کرنے کا موقع دیں۔ (۴۱)

اس جملے میں اظہارِ خیال ہونا چاہیے تھا۔ 'ر' کے نیچے زیر کا استعمال نہیں گیا۔

اسی طرح بعض جگہ پر کسی مرکب یا ترکیب میں اضافت کا استعمال کیا گیا ہے مگر پھر اگلے صفحات میں انھی مرکبات یا تراکیب میں اس کا استعمال نہیں کیا گیا۔ جیسے کہ

۔ دیے ہوئے جملوں میں موجود اسم نکرہ کے گرد اور اسم معرفہ کے گرد بنائیں۔ (۴۲)

جب کہ ص ۱۹ کی سرگرمی میں اسم نکرہ، اسم معرفہ تحریر دیا گیا ہے۔ ص ۱۹ پر موجود الفاظ اسم ضمیر، اسم خاص وغیرہ میں اضافت کا استعمال اضافی ہے۔

۔ کسی میلے یا نمائش کو دیکھ کر اس کی کسی مخصوص سرگرمی پر اپنے رد عمل کا اظہار کر سکیں ۔(۴۳) ص ۲۱

اس جملے میں ردِ عمل استعمال ہو گا۔

۔ کشمیر کو اپنی بے پناہ خوب صورتی اور دل کش نظاروں کی وجہ سے "جنتِ نظیر" بھی کہتے ہیں۔ (۴۴)

جب کہ اسی سبق کی مشق میں 'جنت نظیر' بغیر اضافت کے تحریر ہے۔

۔ بچوں کو بتائیں کہ ہر وہ پیشہ یا کام جو باعزت طور پر رزق حلال کمانے کا ذریعہ ہو وہ قابل احترام ہے۔ (۴۵)

موصوف سے پہلے اضافت کے استعمال سے رزقِ حلال ہو جائے گا۔ نیز قابل کے ساتھ بھی اضافت کا استعمال ہو گا اور قابل احترام یعنی احترام کے قابل ہو جائے گا۔

۔ خط کشیدہ الفاظ کی تذکیر و تانیث کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف فعل لکھ کر جملے مکمل کیجیے۔ (۴۶)

مدِ نظر میں اضافت کا استعمال ہوتا ہے۔

[Type here]

۔اپنے ماحول سے خدمت خلق کے کسی ادارے کی مثال دیں۔ (۴۷)
دی گئی سرگرمی میں خدمت خلق میں اضافت کا استعمال نہیں کیا گیا جو کہ کیا جانا تھا مگر اسی نصابی مشق کے سبق میں خدمت خلق تحریر ہے۔
۔یہ کھیل ٹی وی اور انٹرنیٹ پر براہ راست دکھائے جاتے ہیں۔(۴۸)
براہ راست میں اضافت کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس جملے میں براہِ راست ہونا چاہیے تھا۔
۔تلاش گمشدہ(۴۹)
تلاش کے نیچے زیر لگا کر تلاشِ گمشدہ مرکب بنے گا۔

۶۔متفرق مسائل

ایسے الفاظ جو الف یا ہ پر ختم ہوتے ہوں یا ان کے آخر میں ہ ہو مگر آواز الف کی دیتے ہوں، ان کا الف یا ہ بڑی ے سے بدل جاتا ہے، اسے امالہ کہتے ہیں۔منتخب کتب میں امالہ کے استعمال میں چند مسائل دیکھے گئے ہیں۔
۔ہم ذمہ داری کا مظاہرہ کر کے کرہءارض کو پُر سکون اور محفوظ بنا سکتے ہیں۔(۵۰)
۔یہ سبق اضافی مطالعہ کے لیے دیا گیا ہے۔(۵۱)
۔اس کے ذریعے سے آپ دور بیٹھے رشتہ داروں اور دوستوں سے بات کر سکتے ہیں۔ (۵۲)
۔روزہ داروں کے لیے تو شربت بہت فرحت بخش تھا۔(۵۳)
نیشنل بک فاؤنڈیشن اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جماعت پنجم کی کتب میں املا بطور مذکر استعمال کیا گیا ہے۔
۔متن کے کسی بھی پیراگراف کا زبانی املا لکھوائیں۔ (۵۴)
جب کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جماعت چہارم کی کتاب میں املا کو مؤنث اور مذکر دونوں طرح استعمال کیا گیا ہے۔
۔بعد میں ہر بچے کی املا چیک کریں۔ (۵۵)
۔بعد میں ہر بچے کا املا چیک کریں۔ (۵۶)
جماعت چہارم کے درسی سبق مثالی معلم میں الفاظ معانی کچھ یوں دیے گئے ہیں:
آیات: آیت کی جمع، نشانی، قرآنی جملے حکمت: دانائی، مراد حدیثِ رسول
تشبیہ: ایک چیز کو دوسری چیز جیسا بیان کرنا، مثلاً شہد جیسا میٹھا(۵۷)
آیات کے معنی میں آیت کی جمع لکھنا درست نہیں ہے۔کیوں کہ یہ آیات کے معنی نہیں ہیں بلکہ آیات کا واحد بتایا جا رہا ہے۔اسی طرح حکمت کے معنی میں مراد حدیثِ رسول تحریر کیا گیا

ہے۔ گو سبق میں مرادی معنی میں حدیثِ رسول فرض کیا گیا ہے مگر طلبہ ہر حکمت کی بات کو حدیث ہی سمجھیں گے۔ علاوہ ازیں جب جمع کے معنی میں یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ جمع کس لفظ کی ہے تو طلبہ اسے اس لفظ کا معنی ہی سمجھ لیتے ہیں۔ اسی طرح تشبیہ کے معنی میں مثلاً سے پہلے سکتہ کی علامت استعمال کی گئی ہے اور اس کے بعد اسی معنی کی مثالوں سے وضاحت کی گئی ہے۔ جب کہ ہم ایک معنی کو دوسرے معنی سے الگ کرنے کے لیے سکتہ کی علامت استعمال کرتے ہیں تو طلبہ کے ذہنوں میں معنی کے مطلق ابہام پیدا ہو گا۔

۔ جائزے میں دی ہوئیں سننے، بولنے اور پڑھنے کی سرگرمیاں کروائیں۔ (۵۸)

سننے، بولنے سے پہلے دونوں واحد فعل 'دی ہوئی' استعمال ہوں گے۔

۔ بغیر کسی کمی اور بیشی کے واپس کرنا۔ (۵۹)

اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت پنجم کی کتاب میں فرہنگ میں ہنگامہ برپا ہونا کا معنی تحریر کیا گیا ہے۔

۔ شور و غل (۶۰)

دونوں مرکبات میں 'اور' اور 'و' کے بغیر استعمال کیے جاتے ہیں۔

درج بالا بحث نصابی کتب میں زبان شناسی کے حوالے سے کچھ مسائل کی نشان دہی کی گئی ہیں۔ نصابی کتب کا شمار زبان سکھانے والے اہم آلات میں ہوتا ہے اور طلبہ کے لیے اس کا طرزِ تحریر اور اس میں موجود معلومات حرف آخر کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ درسی کتب ہر طرح کی اغلاط اور ابہام سے پاک ہو۔ زبان شناسی کے اہم مسائل میں الفاظ کے املا کو اولیت حاصل ہے۔ نیز الفاظ کی درست ادائی یعنی تلفظ بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ ماہرین نصابیات کو چاہیے کہ وہ املا اور تلفظ کے حوالے سے ضروری اقدامات کرتے ہوئے یکساں املا اور یکساں تلفظ کو رائج کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ نیز لغات میں بھی یکساں تلفظ اور یکساں املا کی موجود کو یقینی بنائیں۔ جملہ سازی کے اصولوں اور گرامر کے اصول و ضوابط سے مکمل آگاہی رکھنے والے افراد کو کتاب کی تیاری کا کام سونپا جائے۔ اس کے علاوہ نصابی کتب مرتب کرنے کے بعد زبان کے ماہرین سے ان کی جانچ کروائی جائے اور ان کی قیمتی آرا کی روشنی میں کتب میں موجود زبان شناسی کے مسائل کو حل کیا جائے۔ تاکہ طلبہ ایک مستند ذریعے سے زبان شناسی کا علم حاصل کر سکیں۔

حوالہ جات

۱۔ محمد آفتاب احمد ثاقب، ڈاکٹر، اردو قواعد و املا کے بنیادی اصول، نقش گر، راولپنڈی، ۲۰۱۳ء، ص ۵

۲۔ محمد یعقوب آسی، بول تول اردو کا لسانی ورثہ، انٹرنیٹ ایڈیشن، ٹیکسلا راولپنڈی، س ن، ص ۵۰

۳۔ رشید حسن خان، اردو کیسے لکھیں (صحیح املا)، مکتبہ جامع نئی دہلی لمیٹڈ، ۱۹۹۴ء، ص ۱۳

۴۔ نیشنل بک فاونڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، جماعت پنجم، ۲۰۲۱ء، ص ۲۰

۵۔ اردو، جماعت پنجم، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، ۲۰۲۱ء، ص ۳۳

۶۔ ایضاً، ص ۳۵

۷۔ نیشنل بک فاونڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، جماعت پنجم، ص ۴۱

۸۔ ایضاً

۹۔ اردو، جماعت پنجم، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، ص ۴۷

۱۰۔ اردو، جماعت پنجم، نیشنل بک فاونڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، ص ۲۳

۱۱۔ سدا بہار، تیسری جماعت کے لیے، اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ۲۰۲۱ء، ص ۸۲

۱۲۔ ایضاً

۱۳۔ ایضاً، ص ۸۳

۱۴۔ ایضاً، ص ۱۳

۱۵۔ رشید حسن خان، اردو املا، مجلس ترقی ادب، کلب روڈ، لاہور، ۲۰۰۶ء، ص ۱۷

۱۶۔ اردو، جماعت پنجم، نیشنل بک فاونڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، ص ۲۵

۱۷۔ اردو، جماعت پنجم، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، ص ۲۵

۱۸۔ ایضاً، ص۲۹

۱۹۔ ایضاً، ص ۳۱

۲۰۔ اردو، جماعت پنجم، نیشنل بک فاونڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، ص ۴۷

۲۱۔ ایضاً، ص ۴۳

۲۲۔ سدا بہار، تیسری جماعت کے لیے، اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ص ۲۳

۲۳۔ ایضاً، ص ۲۳

۲۴۔ ایضاً، ص ۶۴

۲۵۔ ایضاً، ص ۶۸

۲۶۔ رشید حسن خان، اردو املا، ص ۱۷

۲۷۔ سدا بہار، تیسری جماعت کے لیے، ص ۹۳

۲۸۔ گل لالہ، پانچویں جماعت کے لیے، اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ص ۶

۲۹۔ اردو، جماعت پنجم، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، ص ۵

۳۰۔ ایضاً، ص ۳۰

۳۱۔ ایضاً، ص ۳۱

۳۲۔ ایضاً، ص ۳۲

۳۳۔ اردو، جماعت چہارم، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، ۲۰۲۱ء ص ۲۰

۳۴۔ ایضاً، ص ۳۴

۳۵۔ سدا بہار، تیسری جماعت کے لیے، ص ۶۹

۳۶۔ اردو، جماعت پنجم، نیشنل بک فاونڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، ص ۲۱

۳۷۔ اردو، جماعت چہارم، نیشنل بک فاونڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، ص ۳۰

۳۸۔ اردو، جماعت پنجم، نیشنل بک فاونڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، ص ۳۹

۳۹۔ اردو، جماعت پنجم، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، ص ۶۷

۴۰۔ سدا بہار، تیسری جماعت کے لیے، ص ۵۸

۴۱۔ اردو، جماعت پنجم، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، ص ۱۷

۴۲۔ ایضاً، ص ۱۲

۴۳۔ ایضاً، ص ۲۱

۴۴۔ ایضاً، ص ۲۳

۴۵۔ ایضاً، ص ۶۰

۴۶۔ اردو، جماعت پنجم، نیشنل بک فاونڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، ص ۶۰

۴۷۔ اردو، جماعت چہارم، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، ص ۵۴

۴۸۔ سدا بہار، تیسری جماعت کے لیے، ص ۲۶

۴۹۔ گلِ لالہ، پانچویں جماعت کے لیے، ص ۶

۵۰۔ اردو، جماعت پنجم، نیشنل بک فاونڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، ص ۳۰

۵۱۔ اردو، جماعت چہارم، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، ص ۴۰

۵۲۔ اردو، جماعت چہارم، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، ص ۷۲

۵۳۔ سدا بہار، تیسری جماعت کے لیے، ص ۵۴

۵۴۔ اردو، جماعت پنجم، نیشنل بک فاونڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، ص ۱۰۲

۵۵۔ اردو، جماعت چہارم، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، ص ۲۰

۵۶۔ ایضاً، ص ۶۳

۵۷۔ ایضاً، ص ۱۶

۵۸۔ اردو، جماعت چہارم، نیشنل بک فاونڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، ص ۲۹

۵۹۔ سدا بہار، تیسری جماعت کے لیے، ص ۱۰

۶۰۔ گلِ لالہ، پانچویں جماعت کے لیے، ص ۱۳۶